صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 3 ستمبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 3 ستمبر 2016ء .... 1437 ہجری 3 تبوک 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 202

وہ اچھی طرح جانتے تھے

عیسائی پادری ریورنڈ باسورتھ سمتھ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:

آپؐ کے مشن (نبوت ورسالت) کوسب سے پہلے قبول کرنے والے وہ لوگ تھے جو آپؐ کو اچھی طرح جانتے تھے مثلاً آپؐ کی زوجہ، آپؐ کا غلام، آپؐ کا چچازاد بھائی اور آپؐ کا پرانا دوست جس کے بارے میں حضرت محمد ﷺ نے کہا تھا کہ اسلام میں داخل ہونے والوں میں سے وہ واحد انسان تھا جس نے کبھی اپنی پیٹھ نہیں موڑی تھی اور نہ ہی وہ کبھی پریشان ہوا تھا۔ عام پیغمبروں کی طرح حضرت محمد ﷺ کی قسمت معمولی نہ تھی کیونکہ آپؐ کی عظمت کا انکار کرنے والے صرف وہی لوگ ہیں جنہیں آپؐ کی ذات کا صحیح علم حاصل نہیں تھا۔

(Mohammed and Mohammedanism, by R. Bosworth Smith, Smith Elder & co.1876 p. 127)

جلسہ سالانہ جرمنی 2016ء

کے پروگرام پاکستانی وقت کے مطابق

	ہفتہ 3 ستمبر 2016ء
1:00pm	تلاوت مع اردو وجرمن ترجمہ، نظم
1:25pm	تقریر ’’قرآن کریم کی ظلم کے خلاف تعلیم‘‘ (جرمن) مکرم حسنات احمد صاحب
2:10pm	تقریر ’’حقیقی محبت‘‘ (اردو) مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب
3:00 pm	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب
6:30pm	جرمن مہمانوں کیلئے جماعت احمدیہ کا تعارف
7:00pm	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن مہمانوں سے خطاب
8:30pm	تلاوت مع اردو وجرمن ترجمہ، نظم
8:50pm	تقریر ’’حضرت امام مہدی عافیت کا حصار‘‘ (اردو) مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب،
9:35pm	تقریر ’’خلافت احمدیہ اور اصلاح نفس‘‘ (جرمن) مکرم محمد اطہر زبیر صاحب
	اتوار 4 ستمبر 2016ء
1:00pm	تلاوت مع اردو وجرمن ترجمہ، نظم
1:25pm	تقریر ’’فتنہ دجال و بعثت حضرت مسیح موعودؑ‘‘ (جرمن) مکرم طارق ہبش صاحب
2:05pm	تقریر ’’عالمی بحران میں خلیفہ وقت کی رہنمائی (اردو) مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب
2:35pm	تقریر ’’دین میں جسمانی صحت کا روحانیت سے تعلق (اردو) مکرم ڈاکٹر پروفیسر جنرل محمد مسعود الحسن نوری صاحب
7:15pm	تقریب بیعت
7:30pm	تلاوت قرآن کریم مع اردو و جرمن ترجمہ، نظم، تقسیم اسناد۔
8:15pm	اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آغاز اسلام میں جب آنحضرت ﷺ دار ارقم میں تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے عین عالم جوانی میں بعمر 27 سال اسلام قبول کیا۔ مگر ابتداء میں اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشہ سے اسے مخفی رکھا۔ (الاصابہ جز 6 صفحہ 101)

وہ چھپ چھپا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ (کلید بردار کعبہ) نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔ بڑی مشکل سے بھاگ کر قید سے چھٹکارا حاصل کیا اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد جب بعض مہاجرین حبشہ سے مکے میں بہتر حالات کی افواہیں سن کر واپس آئے تو ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 116)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ مصعب بن عمیرؓ کو میں نے آسائش کے زمانہ میں بھی دیکھا اور مسلمان ہونے کے بعد بھی، راہ مولیٰ میں آپ نے اتنے سارے دکھ جھیلے کہ میں نے دیکھا آپ کے جسم سے جلد اس طرح اترنے لگی تھی جیسے سانپ کی کینچلی اترتی اور نئی جلد آتی ہے۔ (اسد الغابہ جلد 4 صفحہ 370)

ایک دن ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ نے دیکھا مصعبؓ بن عمیر اس حال زار میں آپ کی مجلس میں آئے کہ پیوند شدہ کپڑوں میں ٹاکیاں بھی چمڑے کی لگی ہیں۔ صحابہؓ نے دیکھا تو سر جھکا لئے کہ وہ بھی مصعبؓ کی کوئی مدد کرنے سے معذور تھے۔ مصعبؓ نے آکر سلام کیا۔ آنحضرتؐ نے دلی محبت سے وعلیکم السلام کہا اور اس امیر کبیر نوجوان کی آسائش کا زمانہ یاد کر کے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ پھر مصعبؓ کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ’’الحمد للہ دنیاداروں کو ان کی دنیا نصیب ہو۔ میں نے مصعب کو اس زمانے میں بھی دیکھا ہے جب شہر مکہ میں ان سے بڑھ کر صاحب ثروت و نعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی اسے کھانے پینے کی ہر اعلیٰ نعمت وافر میسر تھی۔ مگر خدا اور اس کے رسول کی محبت و نصرت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے اور اس نے وہ سب کچھ خدا اور اس کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا۔ پھر خدا نے اس کے چہرہ کو نور عطا کیا ہے۔‘‘

(ابن سعد جلد 3 صفحہ 117)

11 نبوی کے موسم حج میں رسول اللہ ﷺ کا تعارف تبلیغ کے دوران مدینہ کے قبائل اوس و خزرج سے ہوا اور عقبہ مقام پر ان میں سے بارہ افراد نے آپ کی بیعت بھی کی جو بیعت اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس جانے لگے تو ان کی تعلیم و تربیت اور مدینہ میں دعوت اسلام کی مہم جاری کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے مصعب بن عمیرؓ کو ساتھ بھجوایا۔

(ابن ہشام جلد 2 صفحہ 186-187)

ابن سعد کے مطابق اہل مدینہ کے نومسلموں کے مطالبہ پر دینی تعلیم کے لئے حضرت مصعبؓ کو بعد میں بھجوایا گیا۔ بہرحال حضرت مصعبؓ نے وہاں پہنچ کر مدینہ کے سردار اسعد بن زرارہؓ کے گھر قیام کیا۔ مدینہ جاتے ہی تعلیم القرآن کا سلسلہ شروع کیا اور مقری یعنی استاد کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دینے لگے۔ (ابن ہشام جلد 1 صفحہ 185)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

25

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

بورنیو میں احمدیہ مشن کا آغاز۔1947ء

اس جزیرہ میں عربوں کے قدم تیرھویں صدی عیسوی میں پڑے۔اور اس کی اکثریت غلامان محمد ﷺ میں شامل ہوگئی اور آج بھی دین حق کے ماننے والوں کی حکومت ہے۔

احمدیت کا نفوذ

بورنیو (Borneo) میں احمدیت کا بیج کنانور (مالا بار) کے ایک مخلص تاجر مکرم عبدالقادر صاحب کے ذریعہ 1931ء میں بویا گیا۔

(الفضل 30/اگست 1951ء)

آپ اپنی ہمشیرہ زادہ کے ساتھ (جن کا نام محمد کنحی تھا) اس ریاست میں کاروبار کیلئے تشریف لائے اور لابوان جزیرہ میں آباد ہو گئے۔شروع شروع میں آپ کی بہت مخالفت ہوئی حتیٰ کہ ایک روز آپ کو دکان سمیت جلا دینے کی دھمکی بھی دی گئی۔آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور خود بھی دکان کے اندر بیٹھ کر دعائیں کرنے لگے۔آپ کے ایک زیردعوت دوست سلیم شاہ صاحب جو آپ کو دودھ سپلائی کرتے تھے۔نے دکان بند پا کر دستک دی اور دکان بند کرنے کی وجہ پوچھی۔مکرم عبدالقادر صاحب نے سارا حال بیان کیا۔سلیم شاہ صاحب نے یہ سنتے ہی اپنے دودھ کے برتن دکان کے سامنے رکھ دیئے اور بازار میں اعلان کر دیا کہ میں بھی احمدی ہوتا ہوں جسے جرأت ہو مجھ پر اور عبدالقادر پر حملہ کر کے دیکھ لے۔پھر عبدالقادر صاحب سے دکان کھلوائی اور جزیرہ لابوان کے ہر چھوٹے بڑے عالم اور ملا کے پاس گئے اور اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے گئے کہ جس نے آج کے بعد دودھ بند کرنا ہو کر دے میں احمدی ہو گیا ہوں۔

(الفضل 3 مارچ 1964ء)

مکرم عبدالقادر صاحب جماعت احمدیہ لابوان کے پریذیڈنٹ اور موصی تھے۔آپ کی کوشش سے بہت سے لوگ احمدیت میں شامل ہوئے۔

(الفضل 3 فروری 1961ء)

دوسری عالمگیر جنگ کے آخری سال میں سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص اور پر جوش فرد حافظ ڈاکٹر بدرالدین صاحب برٹش بورنیو میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔آپ حضرت خاں صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے فرزند اکبر تھے۔آپ کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کسی طرح اس ملک میں احمدیہ مشن قائم ہو جائے۔انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار وہاں کے احمدی دوستوں سے کیا۔جنہوں نے ان کی رائے سے مکمل اتفاق کیا۔ازاں بعد جب ڈاکٹر صاحب موصوف ہندوستان میں آکر فوجی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے تو انہوں نے خود بورنیو میں پریکٹس کر کے اشاعت احمدیت کرنے کا عزم کر لیا۔نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بورنیو کیلئے مشنری بھجوانے کی درخواست کی اور پھر اپریل 1947ء کے پہلے ہفتہ میں معہ اہل وعیال بورنیو تشریف لے گئے۔ (الفضل 4/اپریل 1947ء) اور قریباً تیرہ سال تک آنریری مشنری کی حیثیت سے قابل قدر خدمات انجام دیتے رہے۔5 جنوری 1961ء کو بیماری کی حالت میں پاکستان تشریف لائے اور دو ہفتہ کے بعد انتقال کر گئے۔

(الفضل 10 جنوری،2 فروری 1961ء)

مستقل مشن کا قیام

بورنیو میں مستقل مشن کا قیام مکرم مولوی محمد زہدی فضلی مولوی فاضل کے ہاتھوں ہوا۔آپ 28 نومبر 1946ء کو قادیان سے بغرض اشاعت احمدیت روانہ ہوئے اور جون 1947ء میں شمالی بورنیو پہنچے،اور سوا تین سال تک پیغام حق پہنچاتے رہے۔

محترم زہدی صاحب نے کناروت کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنا کر ڈوسون قوم میں دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔جس پر وہاں مخالفت کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔حتیٰ کہ برٹش نارتھ بورنیو کے سب سے بڑے امام سوحیلی (Suhaili) نے اشتہار دیا کہ احمدیہ مشنری اگر کسی بیت الذکر میں داخل ہو تو اُسے باہر نکال دیا جائے۔اور جہاں بیٹھے اسے پانی سے دھویا جائے۔اس فتویٰ کا اثر یہ ہوا کہ ایک نوجوان مانڈور یعقوب خنجر لئے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کرتا رہا تاآنکہ اس پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ محترم مولوی صاحب کے اخلاص،محبت اور سلوک کو دیکھ کر احمدی ہو گیا۔ان کے علاوہ دو اور دوست بھی داخل احمدیت ہوئے۔

(الفضل 23 نومبر 1948ء)

بیس ہزار کا انعام

محترم زہدی صاحب نے مشن کے ابتدائی دور میں اجتماعی اور انفرادی دعوت الی اللہ کے علاوہ تحریری رنگ میں بھی پیغام حق پہنچانے کی طرف توجہ دینی شروع کر دی۔چنانچہ متعدد دینی اور اشاعتی خطوط لکھے۔ایک ٹریکٹ شائع کیا جس میں حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر دی اور اس سلسلہ میں مخالفین کو چیلنج دیا کہ اگر آپ اس صدی کے مجدد نہیں تو پھر کوئی اور مجدد حدیث نبویؐ کے مطابق پیش کریں اور بیس ہزار روپیہ لیں۔

(الفضل 23 نومبر۔10 دسمبر 1948ء)

آپ کی ان کوششوں کے نتیجہ میں کناروت سے تقریباً ستر میل جانب جنوب لیغکوغن (Lingkungan) میں چودہ اشخاص نے بیعت کر لی۔جب یہ جماعت قائم ہو گئی تو محترم زہدی صاحب نے مشن ہاؤس کیلئے تگ ودو شروع کر دی۔اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی دوست کے دل میں یہ تحریک کر دی کہ وہ اپنا مکان نہایت معمولی قیمت پر دے دیں۔اس طرز کا نیا مکان ایک ہزار ڈالر لاگت سے کم پر نہیں بن سکتا تھا۔مگر اس دوست نے جماعتی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے یہ مکان صرف 356 ڈالر میں دے دیا۔

(الفضل 16 جنوری 1949ء)

محترم زہدی صاحب کی تگ ودو اور سعی بلیغ کے نتیجہ میں تین جگہ مضبوط جماعتیں قائم ہو گئیں۔کناروت ،لیغکوغن اور لابوان۔لابوان میں تو آپ کی کوششوں سے 80 فیصد افراد نظام وصیت میں بھی شامل ہو گئے۔اور کئی احباب نے اپنی جائیدادیں اور اولاد خدمت دین کیلئے وقف کر دیں۔ان تین بڑی جماعتوں کے علاوہ مارچ 1949ء میں روکوڈنگ میں بھی احمدیت کا بیج بویا گیا۔جہاں ایک ذی اثر شخص داخل احمدیت ہوا۔

(الفضل 3 جون 1949ء)

علاوہ ازیں ایننم (Inanam) میں بھی لوگوں نے احمدیت قبول کی۔

جزیرہ بورنیو اور اس کا ماحول

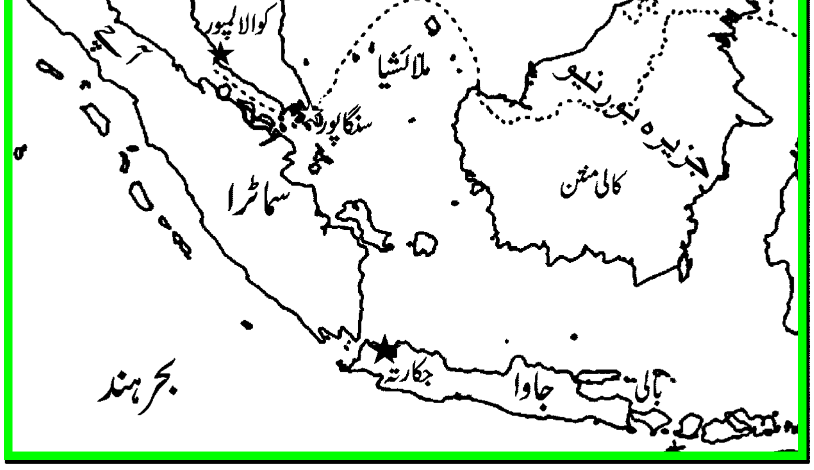

مکرم زہدی فضلی صاحب کا تعارف

مکرم مولانا محمد زہدی صاحب فضلی مولوی فاضل کوالالمپور میں 13 ستمبر 1918ء کو پیدا ہوئے۔1937ء میں حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز مشنری سنگاپور کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔24 جون 1938ء کو دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے اور 1946ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنی زندگی حضرت مصلح موعود کی تحریک پر وقف کر دی۔ازاں بعد پہلے شمالی بورنیو پھر سورا بایا،بانڈونگ،کالی منتن اور ملیشیا میں 1966ء تک تحریک جدید کے زیرانتظام اشاعت احمدیت میں مصروف رہے۔

اپنے حق میں دعائیں قبول کروانے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

(i)...........میرا لمبا تجربہ مجھے بتاتا ہے کہ میری دعا کی قبولیت میں دعا کے لئے لکھنے والے کا خلوص اور اس کے ایمان کے معیار کا گہرا تعلق ہوتا ہے اور اس کی اپنی دعاؤں کا بھی بہت دخل ہوتا ہے۔اگر سچے خلوص اور پیار اور محبت کے ساتھ منصب خلافت سے وابستگی کے اظہار کے طور پر کوئی دعا کیلئے لکھتا ہے تو بسا اوقات اس کے حق میں غیر معمولی طور پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اگر اس معیار میں کمی پیدا ہو جائے یا کچھ اور عناصر ایسے داخل ہو جائیں جن کو خدا تعالیٰ پسند نہیں فرماتا پھر ایسے لوگوں کے حق میں دعاؤں کی قبولیت اس شان کے ساتھ اس وضاحت کے ساتھ جلوہ افروز نہیں ہوتی۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد ربوہ جولائی 1987ء)

(ii)''میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے،اس سے سچا پیار نہیں ہے،اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے،ان میں میں آپ کی اطاعت کروں گا...........اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ ان کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی،اس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی''۔

(روزنامہ''الفضل''ربوہ 27 جولائی 1982ء)

مکرمہ شکیلہ طاہر صاحبہ

اُمِّ مسرور

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی سیرت اور بزرگان سلسلہ کی یادیں

ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈ شدہ ایک انٹرویو سے قیمتی یادداشتیں

حضرت مصلح موعود کا انداز تربیت

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ (ام ناصر) کی بڑی اولاد میں سے تھیں۔ ایم ٹی اے کے لئے ایک انٹرویو کے دوران آپ نے اپنے عظیم والد ماجد حضرت مصلح موعود کے گھر میں انداز تربیت کے متعلق بیان فرمایا کہ

حضرت مصلح موعود کا بچوں سے تربیت کا انداز ناصحانہ تھا۔ نصیحت کرتے ہوئے کبھی چہرے پر مسکراہٹ بھی آ جاتی مگر نظروں سے نصیحت زبان کی نسبت زیادہ ہوتی۔ نظر اٹھا کر دیکھنا ہمیں اپنی غلطی سے آگاہ کر دیتا تھا۔

بچوں کو دینی آداب سکھاتے۔ ایک ہی دسترخوان پر بچے آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ اس لئے پہلے آہستہ سے کھانا شروع کرتے ہوئے بسم اللہ اور بعد میں الحمدللہ پڑھتے تا کہ بچے بھی سن لیں اور اس پر عمل کریں۔ کھانے پر تاکید ہوتی کہ ہاتھ دھو کر، دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ دوسروں کی پلیٹوں سے ہاتھ گزار کر کھانا نہ ڈالو۔ زیادہ کھانا پلیٹ میں ڈالنے سے روکتے۔ فرماتے اتنا ہی ڈالو جتنا کھا سکو اس طرح کھانا ضائع ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم لوگوں کو اتنا ہی کھانا ڈالنے کی عادت ہے جتنا کھایا جا سکے اور پلیٹ صاف ہو۔ اس تربیت کا یہ گہرا اثر ہے کہ ہم لوگ اپنی پلیٹوں میں کھانا نہیں چھوڑتے۔ بڑوں کے احترام کی طرف خاص توجہ دلواتے۔ کبھی بڑوں کے سامنے ننگے سر یا آستین چڑھا کر جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ بڑوں کی مجلس سے اٹھ کر جانے سے منع فرماتے کہ یہ تعظیم کے خلاف ہے۔ لڑکیوں کو مغرب کے بعد اپنے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ اوروں کا تو میں کہہ نہیں سکتی لیکن مجھے یہ حکم تھا کہ مغرب کے بعد گھر سے نہیں جانا یعنی اپنی ماؤں کے گھر بھی۔ حضرت اماں جان کے گھر جانے کی اس صورت میں اجازت تھی کہ اپنی امی کو اطلاع کرو کہ میں وہاں جا رہی ہوں۔ حضرت عمو صاحب (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کا گھر ہمارے گھروں کو سیڑھیوں سے ملواتا تھا۔ وہاں بھی دن کے وقت اگر عمو صاحب سے ملنے جانا ہو تو اجازت لے کر جانے کا حکم تھا۔

آپ اکثر صبح کے ناشتے یا دوپہر کے کھانے پر بچوں کے سامنے حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے۔ چھوٹے چھوٹے واقعات سناتے اور آپ کے مقام کا بھی آسان الفاظ میں جو بچوں کو سمجھ آ جائے ذکر کرتے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بہت ذکر کرتے۔ استاد ہونے کے لحاظ سے بھی اور خلیفہ ہونے کے لحاظ سے بھی بہت احترام اور محبت سے یاد کرتے۔ اس سے یہ مطلوب تھا کہ بچوں کے دل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی محبت اور احترام ان کے مقام کی وجہ سے پیدا ہو۔

لڑکوں کی نگرانی رکھتے کہ وہ نماز باجماعت کیلئے گئے ہیں یا نہیں۔ اگر کسی سے غفلت ہو جاتی تو اس کی سرزنش ہوتی۔ لڑکیوں کی بروقت نماز پڑھنے کی نگرانی کرتے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ نماز مغرب کے بعد سارے گھروں کا چکر لگاتے۔ اس کا یہ مقصد تھا کہ دیکھیں کہ لڑکوں نے نماز پڑھی ہے یا نہیں، بچے گھر پر ہیں یا باہر ہیں۔ لڑکوں کو بھی بعد نماز مغرب سوائے عشاء کی نماز اور مجلس عرفان کے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔

لڑکیوں کو بہت اکرام سے باتوں باتوں میں ان کی غلطیوں پر سمجھاتے۔ لڑکے اگر بڑے ہو جاتے تو ان کو لکھ کر یا ماؤں کے ذریعے سے غلطیوں سے آگاہ کرتے اور آئندہ محتاط رہنے کی تلقین کرتے۔

ضمناً ایک بات اور کہنا چاہتی ہوں جس کا تربیت سے تو نہیں لیکن میرے دل سے گہرا تعلق ہے۔ جب ابا جان درس دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو میرا دل چاہتا کہ ابا جان تلاوت کرتے چلے جائیں اور میں روتی جاؤں۔ ایسا معلوم ہوتا کہ قرآن مجید کے الفاظ میرے دل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت ابا جان پردے کی بڑی نگرانی کرتے تھے۔ میری ایک بہن برقعہ اوپر کر کے سڑک پار کر رہی تھی کہ ابا جان سیر کر کے موڑ سے مڑے اور دیکھ لیا۔ دوسرے دن کہنے لگے کہ تم اگر ایک قدم اٹھاؤ گی، دوسرے دس قدم اٹھائیں گے۔ تمہیں اس طرح نہیں جانا چاہئے تھا۔ حالانکہ اس زمانے میں وہ سڑک بالکل سنسان ہوتی تھی۔ نمازوں کے وقت کوئی اکا دکا نمازی ادھر سے گزر جاتا۔

مجھے ابا جان نے تیراکی، گھوڑے کی سواری اور نشانہ بازی سکھائی۔ پارٹیشن کے وقت رتن باغ کی بات ہے کہ چھوٹی آپا بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل تھیں۔ عزیزہ متین اور امۃ النصیر بھی آپ کے ساتھ ہوتی تھیں۔ ان دنوں آپ خود بھی بیمار تھے۔ ڈاکٹر نے آپ کو پاؤں دھونے سے منع کیا تھا، مگر آپ وضو کر کے پاؤں دھوتے رہے۔ پاؤں دھونے کی وجہ سے تکلیف بڑھ گئی۔ بچیوں کو بتلایا کہ مجھے ڈاکٹر نے پاؤں دھونے سے منع کیا تھا مگر میں اس خیال سے دھوتا رہا کہ کہیں تم کو پاؤں دھوئے بغیر وضو کرنے کی عادت نہ پڑ جائے۔

ابا جان کے سامنے اگر کوئی بچہ چھوٹی موٹی شرارت کرتا تو کن انکھیوں سے دیکھ کر مسکراتے رہتے۔ نقصان پر کبھی نہیں ڈانٹا بلکہ یہ کہہ دیتے کہ بچہ ہے نقصان ہو بھی گیا تو کیا بات ہے۔"

اُمِّ ناصر

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ (ام ناصر) کا ذکر خیر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ

امی جان بچپن ہی سے صاف رہنے، سلیقہ سے کام کرنے، جس جگہ سے چیز اٹھائی وہیں رکھنے کا کہتی تھیں۔ حضرت ابا جان کی باری کے دن کھانا پکانے میں صفائی کا جو خاص اہتمام ہوتا بھی ہمارے سامنے تھا۔ اس طرح یہ تربیت بھی کی کہ کپڑے دھل کر آئیں تو پہلے مرمت کرو پھر بکسوں میں بٹن وغیرہ لگا کر رکھو۔ رفو کرنا اور پیوند لگانا بھی میں نے امی جان سے ہی سیکھا تھا۔ سوئی میں لمبا دھاگا نہ ڈالنا اور گول گرہ دینا یہ بھی سکھایا۔ حضرت ابا جان ہر ہفتے قرآن مجید کا جو درس دیتے اس میں امی جان مجھے ساتھ لے کر جاتیں کیونکہ ان کو یہ خیال تھا کہ اگر میں ساتھ لے کر نہ گئی تو یہ جو عورتوں میں جانے سے گھبراتی ہے درس نہیں سنے گی۔

تعلیم اور جماعتی خدمات

اپنی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

محترمہ استانی زینب صاحبہ نے قرآن مجید ختم کروایا اور اردو کی ابتدائی تعلیم دی۔ اس کے بعد لڑکیوں کے سکول میں جس کی ہیڈ مسٹریس محترمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی اکمل صاحب تھیں۔ اس سکول میں داخل ہو کر پانچویں تک پڑھا۔ اس کے بعد گھر میں پڑھائی ہوتی رہی۔

اپنی جماعتی خدمات اور کاموں کی ابتداء کے متعلق آپ نے بتایا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر دارالمسیح میں سب سے پہلے تقریباً دس سال کی عمر میں میں نے اور سیدہ نصیرہ بیگم نے ایک کمرہ کی مہمان نوازی کی۔ مہمان نوازی کا کام تھا، مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا۔ کھانے کے پانی کا، روشنی کا یا اگر کوئی اور ضرورت ہوتی تو اسے پورا کرنا۔ پھر اس کے بعد تین چار کمروں کی مہمان نوازی سپرد کر دی گئی۔ تین چار برس یہ کام کیا۔ پھر منتظمہ روشنی، منتظمہ تقسیم کھانا، منتظمہ صفائی وغیرہ جو بھی کام سپرد کر دیا جاتا خوشی سے کرنے کو تیار تھی۔

سب سے مشکل کام صفائی کا تھا یعنی گندگی کی صفائی کروانا۔ خاص طور سے میری جیسی طبیعت کے لئے کراہت والا کام تھا۔ مگر جب کام سپرد کیا گیا تو کرنا ہی پڑا۔ میں صبح کی نماز پڑھ کر اپنے آپ کو گرم کپڑوں میں لپیٹ کر نیچے اتر جاتی مگر وہاں جا کر جو صحن کی حالت دیکھتی تو ابکائیاں آنا شروع ہو جاتیں۔ جگہ جگہ بچوں کی غلاظت اور کھانس کر تھوکی ہوئی گندگی پڑی ہوتی۔ اس وقت کراہت کی وجہ سے میری آنکھوں میں پانی آ جاتا مگر قہر درویش برجان درویش، ذمہ داریاں تو ادا کرنی تھیں۔ مہمانوں کو بہت سمجھاتی کہ اس طرح گند نہ کریں اتنی بڑی جگہ رفع حاجت کیلئے موجود ہے بچوں کو وہاں لے جائیں مگر مہمان کہاں سنتے ہیں خاص طور سے ایک لڑکی کی۔ اس کے بعد شادی تک منتظمہ دارالمسیح رہی۔ شادی کے بعد پہلے سال نائبہ منتظمہ جلسہ گاہ کا کام کیا۔ پھر منتظمہ نمائش، نائبہ منتظمہ اسٹیج کا بھی لمبا عرصہ کام کیا۔ معلوم نہیں منتظمہ اسٹیج کے طور پر نگران کی نظر مجھ پر ہی کیوں پڑتی تھی۔ لجنہ مرکزیہ کے بھی جلسے ہوتے رہے کوئی نہ کوئی ڈیوٹی میرے سپرد کی جاتی رہی۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کی خواتین کی تنظیم لجنہ اماءاللہ کے کام کی ابتداء کے متعلق فرماتی ہیں۔

لجنہ اماءاللہ کے عہدہ کی حیثیت سے کام شادی کے بعد کیا۔ شادی کے بعد مجھے حلقہ "دارالفضل۔ قادیان" کی صدر لجنہ اماءاللہ منتخب کیا گیا۔ اپنے علم اور استطاعت کے مطابق جتنا کام کر سکتی تھی کیا پھر پارٹیشن ہو گئی۔ لاہور آ کر ماڈل ٹاؤن تقریباً تین چار ماہ بعد بطور صدر کام کیا۔ اجلاس مکرمی عبدالمجید خان صاحب کے گھر ہوتا تھا۔ پھر میں کراچی چلی گئی۔ وہاں تقریباً چھ ماہ رہی۔ ماہ رمضان میں 10 روز تک درس قرآن بھی دیا۔ پھر میں حضرت سیدی ابا جان کے پاس ایک ماہ کیلئے کوئٹہ چلی گئی۔ پاکستان ہجرت کے بعد ابتداء میں جس وقت ہمارے خاندان والے ربوہ کی کچی بیرکوں میں رہتے تھے۔ میں نے ابا جان کو لکھا کہ میرا کراچی جی نہیں لگتا ہے بلوا لیں آپ نے بلا لیا۔ کچی بیرکوں میں مجھے وہ سکون اور خوشی ہوئی جو کوٹھیوں میں نہیں ملتی۔ اپنے پیارے کچے کمروں میں سکون اور خوشی کی زندگی بسر کر رہے تھے وہ دن اب بھی شدت سے یاد آتے ہیں کاش وہ لوٹ کر آ سکیں۔

جب لجنہ مقامی لجنہ مرکزیہ سے علیحدہ نہیں ہوئی تھی اس وقت لجنہ مرکزیہ کی طرف سے منتظمہ صفائی حلقہ دارالصدر بھی نامزد کیا۔ لوگوں کے گھروں میں جا کر صفائی کی تلقین کرتی۔ سلیقے سے چیز رکھنے کا طریقہ بتاتی۔

بحیثیت صدر لجنہ

آپ نے ایک لمبا عرصہ بحیثیت صدر لجنہ کام کیا اور تمام خواتین عہدیداران جنہوں نے اس عرصہ میں آپ کے ساتھ کام کیا ہے آپ سے خوش تھیں۔ حسن وخوبی سے جماعتی فرائض سرانجام دینے کے متعلق آپ نے فرمایا:۔

’’میں نے جتنا عرصہ لجنہ مقامی کا کام کیا ہے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کے مطابق (سید القوم خادمھم) سمجھا ہے اور خدا کے فضل سے سب ممبرات نے تعاون کیا ہے۔ یہ تعاون صرف کام کا نہ تھا بلکہ اس میں وہ محبت بھی شامل تھی جو ان کو حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود سے تھی۔ اصول بھی بے شک ضروری چیز ہے مگر میں اصولوں میں لچک پیدا کرنے کی قائل ہوں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والی اپنی کنبہ کی لگتی تھیں ان میں بیٹھ کر مشورے وغیرہ کرنے یا ان کو کام کی ہدایات دینے میں دونا مسرت ہوتی تھی۔ کبھی کوئی حلقہ کی صدر یا شعبہ کی سیکرٹری کام میں سست ہوتی جیسا میں چاہتی ویسا کام نہ کرتی تو میں اس کے متعلق ان سے بھی مشورہ مانگتی کہ آپ مجھے بتائیں کہ کس طرح آپ سے کام لیا جائے کہ جس سے کام کا معیار بلند ہو جس سے ان کو شرمندگی بھی ہوتی اور خوشی بھی کہ ان سے مشورہ لیا جا رہا ہے اور کام بھی ٹھیک ہو جاتا۔ سب سے زیادہ ضروری ہے کہ کارکنات سے مسکراتے چہرے اور ہونٹوں سے بات کر کے ان کے دلوں کو کام کیلئے تیار کیا جائے۔ میرے خیال میں غالباً یہی میرا طریقہ رہا ہے صدر کا لہجہ تھکا ہوا نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

لجنہ کے کام کے دوران مختلف شخصیات سے راہنمائی حاصل کرنے کا شرف حاصل رہا ان کے متعلق آپ نے فرمایا:

’’لجنہ کے کاموں میں بوقت ضرورت حضرت سیدہ چھوٹی آپا سے راہنمائی حاصل کرتی رہی۔ اس کے علاوہ لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں سب سے زیادہ رہنمائی سیدہ ممانی جان (حضرت سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ حرم میر محمد اسحٰق صاحب) سے ملی انہوں نے مجھے اُبھارا اور کام کرنے کے لئے بلاتی رہیں۔ سب سے زیادہ میں ان سے بھی متاثر رہی۔ ان میں انانیت بالکل نہ تھی۔ جس کی بناء پر میں ان کی ہمیشہ مداح رہی۔ دوسروں کو کام سکھانا ہر مشکل کام میں رہنمائی کرنا، اور جب نتیجہ کا وقت آئے تو سکھلانے والے کا کوئی نام نہیں اور سیکھنے والے کے نام آگے کر دیئے جاتے۔ دن رات ان تھک محنت کرنے والی خاتون تھیں ۔ باوجود دائمی مریضہ ہونے کے سلسلہ کے کاموں میں ان کی تکلیف دل انہیں حائل نہ تھی۔

آپ قادیان میں عمومی ماحول کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں ۔ قادیان میں عمومی ماحول بہت سادہ تھا۔ کپڑوں میں، رہن سہن میں، غریب سے غریب عورتیں گھر بہت ستھرا رکھتی تھیں، سبزیاں وغیرہ لگا لیتی تھیں۔ چونکہ اکثر آبادی واقفین کی تھی اس لئے تھوڑی تنخواہ میں بہت اچھا رکھ رکھاؤ رکھتی تھیں۔

قادیان میں حضرت مصلح موعود نے خواتین کی دنیوی اور دینی تعلیم کا خصوصی انتظام فرمایا تھا۔ اس کی تفصیلات، کورس اور اساتذہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

حضرت مصلح موعود نے قادیان میں خواتین کی دینی اور دنیوی تعلیم کا خصوصی انتظام کروایا تھا۔ میں اس میں شامل تھی اس میں لڑکیوں کے سکول کا نام ’’مدرسۃ الخواتین‘‘ رکھا گیا تھا اس میں گئی۔ مدرسۃ الخواتین میں پڑھانے والے اساتذہ یہ ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو قرآن مجید اور تاریخ پڑھاتے تھے۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ عربی، حضرت مولوی شیر علی صاحب عربی ادب، اس کے علاوہ باقی اساتذہ کے نام یاد نہیں رہے۔ مدرسۃ الخواتین کلاس بند ہو کر کچھ عرصے بعد مولوی کلاس شروع کروائی گئی جن میں چند پڑھنے والیاں تھیں۔ صاحبزادی امۃ السلام بیگم بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی ہمارے ساتھ شامل تھیں اور وہ اس امتحان میں پنجاب میں اول آئی تھیں۔

حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعود، حضرت امی جان (ام ناصر حضرت صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود) اور حضرت ممانی جان (سیدہ صالحہ بیگم صاحبہ حرم میر محمد اسحٰق صاحب) کو بہت قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل رہا ہے۔ ان بزرگ خواتین کے بارے میں آپ نے بتایا کہ

حضرت اماں جان کی عادت تھی کہ صبح کی نماز و تلاوت اور ناشتہ کرنے کے بعد سیر کو نکل جاتیں۔ بعض واقف اور غریب خواتین کے گھروں میں جا کر سوٹی سے دروازہ کھٹکھٹاتیں۔ جواب ملنے پر اندر تشریف لے جاتیں۔ حالات معلوم کرنے پر مشکلات اور پریشانیاں دور کرنے کی کوشش کرتیں۔ گھر میں زیادہ وقت تسبیح وتحمید میں گزرتا یا نمازوں میں کبھی دن میں ایک دو بار باورچی خانے میں جا کر کھانے کی نگرانی کرتیں۔ کبھی خود بھی پکا لیتیں۔ ہم لڑکیوں سے اصلاحی ناولیں سنتیں جس سے ہماری اردو کی اصلاح کرتیں مثلاً ’’گودڑی کے لعل‘‘

حضرت امی جان بڑی صابرہ و شاکرہ تھیں۔ تہجد گزار نمازوں کو قائم کرنے والی قرآن مجید کی تلاوت کا شغف رکھتی تھیں۔ کئی مستورات کو انہوں نے قرآن مجید باترجمہ ختم کروایا۔ حضرت ممانی جان جن کا ذکر میں پہلے کر چکی ہوں وہ اپنے نام کے مطابق صالحہ بزرگ تھیں۔

امورخانہ داری

آپ کو سلائی و دستکاری میں خاص ملکہ حاصل ہے آپ کی ہنرمندی کی بدولت لجنہ کے شعبہ دستکاری نے خاص ترقی کی آپ اس سلسلے میں سلیقے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ

سلائی و دستکاری میں مجھے خاص ملکہ حاصل تو نہیں مگر یہ ہے کہ سلائی و دستکاری کا شوق رہا ہے۔ شادی سے پہلے کلیوں والے کپڑے اور فراک میں خود سیتی تھی۔ امی جان میرے سامنے لٹھے کے تھان رکھ دیا کرتی تھیں کہ اپنے بھائیوں کے پاجامے کاٹو اور سیئو۔ اس سے ایک تو میرا ہاتھ صاف ہو گیا تھا۔ دوسرے سلائی کرنے سے پیسوں کی بچت ہوتی تھی۔ سلیقے کی کئی قسمیں ہیں مثلاً سلائی کا سلیقہ، کھانا پکانے کا سلیقہ جس طرح کھانا پکانے کے لئے سبزی کاٹی جائے تو کدو اور شلجم کے چھلکے بھی کھانا پکانے کے کام آتے ہیں اس طرح پیاز کو سلیقے سے کاٹا جائے اس طرح سلائی کے سلیقے میں کترنوں کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود نے ہمیں دو مہینوں کے اندر 8 ہزار روئی کی صدری تیار کرنے کا حکم دیا اس میں سب سے پہلا مرحلہ کٹائی کا تھا کیونکہ تھانوں کے تھان کٹ رہے تھے اس لئے بچا ہوا کپڑا کٹائی سے نکلا ہوا تقریباً من ڈیڑھ من ہو گیا تھا۔ میں نے کام کرنے والیوں سے کہا کہ جو اس کترنوں سے کام لے سکتی ہیں وہ ان کو لے جا سکتی ہیں پھر مجھے بتائیں کہ انہوں نے اس سے کیا کام لیا ہے۔ انہوں نے بڑی کترنوں کو جوڑ کر بڑی چادریں بنائیں بعض نے لحاف بنوائے۔ بعض نے روئی شامل کر کے دریاں بنوائیں۔

جب حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا اور احمدیت کی ترقی کیلئے مطالبات رکھے تو ان مطالبات کے نتیجے میں قادیان کے احمدی گھرانوں میں جو معاشرتی تبدیلیاں آپ نے دیکھیں مثلاً سادہ لباس، سادہ رہن سہن وغیرہ اس کے متعلق بتاتے ہوئے فرماتی ہیں کہ

لباس فوراً سادہ کر دیا گیا۔ گوٹا کناری وغیرہ بند ہو گیا سوائے پرانے گوٹا کناری وغیرہ والے کپڑے جو ہوتے وہ پہنے جاتے تھے لیکن نئے کپڑے گوٹا کناری والے نہیں بنتے تھے۔ لیکن گھر سادہ اور صاف ہوتے تھے۔ صفائی میں کچھ خرچ نہ ہوتا تھا بلکہ صفائی گھر والے کے سلیقے کا اظہار کرتی تھی۔

قادیان کے ماحول میں شادی کی سادہ رسوم کے بارے میں فرمایا:

میں نے اپنے گھروں میں شادیاں دیکھیں ان میں رسم نہ دیکھی۔ سادہ ہی شادی ہوتی تھی۔ رونقیں وغیرہ نہیں ہوتی تھی جن میں خرچ ہو مثلاً کھانا یا چائے وغیرہ کا خاص اہتمام ہو۔ ہاں بچی کو تیار کر کے دلہن ضرور بنایا جاتا۔ بارات خاموشی سے دعا پڑھتے ہوئی آتی اور دلہن کو لے کر رخصت ہو جاتی۔

آپ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنی وصیت کے متعلق نیز خواتین کے لئے وصیت کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا:۔

میں نے غالباً خدا کے فضل سے 12 سال کی عمر میں وصیت کی ہے حضرت ابا جان 10 روپے جیب خرچ دیتے تھے جس میں سے ایک روپیہ نکل جاتا تھا۔ کچھ زمین دے دی تھی اس کی بھی وصیت دیتی تھی۔ وصیت کرنے کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی عادت ہو جاتی ہے اور یہ خواہش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔

آپ کے دور صدارت میں لجنہ نے بہت ترقی کی آپ نے لجنہ کے کام میں بہت وقت دیا۔ اس کے ساتھ گھر کی ذمہ داری بھی باحسن ادا کرتی تھیں۔ اس توازن کے متعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

لجنہ کے کام میں وقت تو دیا مگر گھر کا کام بھی اسی طرح کیا جس طرح گھر کی مالکہ کا فرض ہے۔ گھر کے کاموں میں کچھ نہ کچھ وقت تو خرچ ہوتا ہے مگر میں نے لجنہ کے کاموں کو متاثر نہ ہونے دیا۔ میری عادت ہمیشہ سے رہی کہ رات سونے سے پہلے اگلے دن کی کھانے کی پرچی لکھنا اور دن کے کاموں کے پروگرام بنا لیتی تھی۔ کبھی اس معمول میں فرق آجاتا لیکن عمومی طور پر یہ عادت تھی اس سے کام کا بوجھ ہلکا ہو جاتا اور سوچنے کے لئے وقت دینے کی ضرورت نہ پڑتی۔

چاکلیٹ۔ دلچسپ حقائق

انگریزی کا لفظ چاکلیٹ (Chocolate) ایزٹیک (Aztec) زبان کے لفظ xocoatl سے اخذ کیا گیا تھا جو ایک ایسے تلخ ذائقے والے مشروب کا نام تھا جسے کوکا کی پھلیوں سے بنایا جاتا تھا۔

لفظ چاکلیٹ پہلی مرتبہ 1604ء میں The Natural and Morall Historie of the East and West Indies. نامی کتاب میں استعمال کیا گیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ ایزٹیک شہنشاہ مونٹی زوما چاکلیٹ کے پچاس پیالے روزانہ پیا کرتا تھا۔

چاکلیٹ چپ کوکیز تیار کرنے کی ترکیب رُتھ گریوز ویک فیلڈ نامی خاتون نے 1938ء میں ایجاد کی تھی۔ انہوں نے یہ ترکیب صرف ایک ڈالر اور عمر بھر چاکلیٹ فراہم کرنے کے عوض نیسلے کو فروخت کر دی تھی۔

ایک پونڈ چاکلیٹ تیار کرنے میں کوکا کی 400 پھلیاں استعمال ہوتی ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی چاکلیٹ بار تھونٹن پی ایل سی نامی کمپنی نے 2011ء میں تیار کی تھی۔ اس کا وزن تقریباً چھ ٹن تھا۔

2013ء میں بیلجیئم کے ڈاک خانوں کے محکمے نے ڈاک کی ایسی ٹکٹیں محدود تعداد میں جاری کیں جن کی تیاری میں چاکلیٹ استعمال کی گئی تھی۔

1996ء میں کی جانے والی تحقیق سے پتہ چلا کہ چاکلیٹ کی مہک انسانی دماغ میں تھیٹا امواج پر اثر ڈالتی ہے جس سے سکون و آرام کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

1960ء میں ایلفرڈ ہچاک کی معروف فلم ’’سائیکو‘‘ میں نہانے کے منظر میں جو خون گرتا ہوا دکھایا گیا تھا وہ اصل میں سیال چاکلیٹ تھی۔

(روزنامہ دنیا 2 نومبر 2014ء)

مکرم عبدالہادی ناصر صاحب

چوہدری محمد علی صاحب۔ شفیق منتظم، دلپذیر شاعر

جماعت احمدیہ کے مایہ ناز فرزند چوہدری محمد علی صاحب نے اپنی زندگی کو جماعت کے لئے وقف کر دیا تھا اور اس عہد وفا کو اپنی آخری سانس تک نبھایا۔ آپ نے احمدیت اس وقت قبول کی تھی جب آپ کالج میں طالب علم تھے۔

آپ سے میری ذاتی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں 1966ء میں لیکچرار تھا۔ اس سے قبل میں آپ کو جانتا تھا مگر ذاتی طور سے آپ سے نہیں ملا تھا۔ سٹاف روم میں مکرم قاضی محمد اسلم صاحب نے میرا تعارف سٹاف سے کروایا۔ چوہدری صاحب نے جاتے ہوئے مسکراتے ہوئے معانقہ کیا اور مجھے Welcome کیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ مجھ سے برسوں سے آشنا ہوں۔ مجھے آپ کے ساتھ تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں ٹیوٹر کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا، چوہدری صاحب ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کالج کے بعد اکثر آپ کے پاس بیٹھنے کا موقع ملتا رہا۔ اس طرح آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ طویل عرصہ تک ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ رہے۔

میں نے دیکھا کہ آپ ہوسٹل کے طلبہ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ ٹیوٹرز کو اکثر کہا کرتے تھے کہ آپ غریب طلباء کا خاص خیال رکھا کریں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ غریب طلباء اپنی عزت کے پیش نظر کبھی بھی اپنی محرومیوں کا تذکرہ نہیں کرتے۔ نہ اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ مدد کے قابل ہوتے ہیں۔ ہم ایسے طلباء کی تلاش میں رہتے تھے۔ جب ہمیں ایسے طلباء کا علم ہوتا تو چوہدری صاحب کو بتاتے۔ ان کی ہر طرح مدد کرتے۔ کسی کی فیس کی رعایت میں کسی کی کتب وغیرہ کسی کے کھانے کا انتظام فرماتے اور ایسے طریق سے کرتے کہ کسی کو خبر نہ ہونے دیتے۔ یہ عمل سالہا سال جاری رہا۔ نا معلوم کتنے طلباء کی مدد فرماتے رہے۔

آپ ہوسٹل کے طلباء کے احساسات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ہوسٹل سے ایک طالبعلم اجازت لئے بغیر ہوسٹل سے رات باہر رہا۔ میں نے چوہدری صاحب کو مشورہ دیا کہ آئندہ عشاء کے بعد ہوسٹل کے طلباء کی حاضری کے بعد کسی کو بھی اجازت نہ دی جائے اس پر آپ نے فرمایا۔ ہمیں ہوسٹل کو ہوسٹل ہی رکھنا چاہئے۔ جیل نہیں بنانی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ یہ طلباء چند سال ہمارے مہمان کے طور پر ہمارے پاس رہتے ہیں اور پھر ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ جائیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ جب وہ یہاں سے جائیں تو وہ ان چند سالوں کو اپنی زندگی کی خوشگوار یادیں تصور کریں اور ہمارے کالج کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

آپ طلباء کے ہر دلعزیز استاد تھے۔ فلسفہ کے علاوہ انگریزی بھی پڑھاتے تھے۔ نیز کالج کی دوسری سرگرمیوں میں حصہ لیتے۔

تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں اکثر طلباء غیر از جماعت ہوا کرتے تھے۔ مختلف شہروں اور دیہاتوں سے آ کر داخلہ لیتے۔ آپ ان کے حالات سے آگاہ رہتے۔ ان میں سے بعض طلباء امیر زمیندار گھرانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن آپ کا سلوک سب سے یکساں ہوتا تھا۔ آپ کی شفقت سے کوئی محروم نہیں رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب وہ طلباء کالج سے فارغ ہو کر گئے تو ان شفقتوں اور محبتوں کی انمٹ یادوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور جب بھی کبھی ان سے سرِراہ ملاقات ہو جاتی تو وہ کالج کے بیتے ہوئے خوشگوار دنوں کا ذکر کرتے۔ اور خاص طور پر چوہدری محمد علی صاحب کے حسن سلوک کا تذکرہ کرتے۔ اور کہتے کہ ہمارے والدین نے ہمیں چار سال کیلئے کالج کے سپرد کیا تھا اور چوہدری صاحب نے باپ بن کر ہمارا خیال رکھا جو ہم زندگی بھر نہیں بھول سکیں گے۔

جو کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا پوری لگن کے ساتھ آپ نے سرانجام دیا۔ نیز آپ نے اپنی جان، اپنا علم، اپنی محبت، اپنا ایثار، اپنی آرزوؤں کو جماعت کے حضور پیش کر دیا۔ اور اپنی گردن کو خلفاء کی اطاعت میں جھکا دیا اور ایسی وفا کی کہ اس میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ دی۔ آپ کا اپنا شعر ان کے جذبات کی غمازی کرتا ہے۔ ؎

کیوں غرض درمیان میں آئے
جب کسی سے وفا کرے کوئی

آپ کے وہ کام جو آپ نے سرانجام دیئے ان کو یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ مجھے امید ہے کہ جب مؤرخ احمدیت ان کو رقم کرے گا تو اس نابغہ روزگار کا اس طور سے ذکر کرے گا کہ آنے والی نسلیں ان سے سبق سیکھیں گی۔

خدا تعالیٰ سے عشق

صرف میں ہی نہیں بلکہ آپ کے ملنے والے دوستوں نے دیکھا ہو گا کہ چوہدری صاحب کا دل خدا تعالیٰ کی محبت میں کتنا رقیق تھا۔ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہی آپ کی آنکھوں کو نم بلکہ اشکبار ہوتے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ان کے سارے وجود پر اثر انداز ہوتے دیکھا اور یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ کسی بات پر فرطِ مسرت میں ہنس رہے ہیں۔ لیکن جونہی وہ ماحول خدا اور اس کے رسول کے ذکر میں تبدیل ہوا وہ آنکھیں اسی لمحے اشکبار ہو جاتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت ان کے دل کی گہرائیوں میں پنہاں تھی۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس تعلق کو بڑے دلکش اور حسین پیرائے میں اپنے اشعار میں یوں بیان کیا ہے۔ ؎

اتنا تو ہو کہ اس کی ملاقات کے لئے
سینہ بھی ہو دُھلا ہوا اور آنکھ تر بھی ہو

....

رات بھر ہوتی ہیں دل کھول کے دل کی باتیں
ایک میں ہوتا ہوں اک میرا خدا ہوتا ہے

....

اسی کو چاہوں اسی کی سوچوں اسی کی کرتا رہوں تلاوت
جو اذن لکھنے کا پا سکوں تو اسی کو میں بے حساب لکھوں

....

ہاتھ جب بھی اٹھائے دعا کے لئے
ایک میں، ایک میرا خدا رہ گیا

....

اور جتنے تھے آسرے ٹوٹے
ایک تیرا نہ آسرا ٹوٹا

....

زہے نصیب کہ اب خیمہ زن ہے پلکوں پر
وہ ایک اشک جو ماں کی دعاؤں جیسا ہے

....

میرا وجود اس کے تصور میں کھو گیا
وہ خود اگر نہ سامنے آیا تو کیا ہوا

....

یہ کس کا عکس اتر آیا تھا رگ جاں میں
کہ لاکھ پردوں میں چھپ کر بھی آشکارا تھا

قارئین! یہ بات درست ہے کہ خوب سے خوب تر کا درجہ ہمیشہ خالی ہوتا ہے۔ جس کو پانے کے لئے اہل قلم وہاں تک پہنچنے کی سعی کرتے ہیں اور وہ اس بات سے نہیں جھجکتے کہ اس بقاء دوام کے دربار میں ان سے پہلے بھی ہیں۔ چوہدری محمد علی صاحب نے اس خیال کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

کرسیاں کتنی ہی خالی تھیں سرِ بزمِ سخن
یوں تو غالب بھی تھا، اقبال بھی تھا، میر بھی تھا

بزم سخن کے آپ روح رواں تھا۔ بزم ادب کی آپ شان تھے۔ آپ کی جدائی سے بزم سخن سونی ہو گئی ہے۔ نگاہیں انہیں ڈھونڈیں گی۔ آپ کو پا نہ سکیں گی۔ صرف آپ کی یادیں رہ جائیں گی۔ ان کی یادوں میں سے ان کی ایک یاد وہ مشاعرے ہیں۔ جن میں شریک ہوا کرتے تھے۔ وہ انمٹ نقش ہمیشہ یاد رہیں گے۔ ان مشاعروں میں سے تعلیم الاسلام کالج کے بین الکلیاتی Debate ہے جو ہر سال ہوا کرتی تھی اس کے بعد مشاعرہ ہوا کرتا تھا۔ جس میں پاکستان کے مشہور شاعر مدعو کئے جاتے تھے اس مشاعرے کا انتظار اہل ربوہ کو ہوتا۔ جس میں مستورات کے لئے بھی انتظام کیا جاتا تھا۔ ان مشاعروں میں چوہدری محمد علی صاحب کا کلام بڑے اشتیاق سے سنا جاتا تھا اور یہ سلسلہ کئی سالوں تک چلتا رہا۔ جب بھی آپ اپنا کلام سنانے کے لئے ڈائس پر آتے اور اپنی نوٹ بک کھولنے لگتے۔ تو ہال سے طلباء کی آوازیں آنے لگتیں۔ تنہائی۔ تنہائی۔ اور یہ فرمائش طلباء ہر سال کرتے تھے۔ بعض نظمیں شاعروں کی ماسٹر پیس بن جاتی ہیں لہٰذا چوہدری محمد علی صاحب کی تنہائی والی نظم ان کی یادگار نظم ہے۔

چوہدری محمد علی صاحب کو جماعت کے مختلف کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن آپ کی زندگی کے آخری سالوں میں حضرت مسیح موعود کی بعض کتب کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی جو توفیق عطا فرمائی۔ یہ ایسی سعادت ہے جس کا اجر رہتی دنیا تک آپ کو ملتا رہے گا۔ جو بھی انگریزی زبان میں وہ کتب پڑھے گا۔ آپ کو بھی دعائیں دے گا کہ حضرت مسیح موعود کا پیغام ان تک پہنچانے میں آپ نے بھی حصہ لیا ہے۔ آپ کا انجام بخیر ہوا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں اپنی خواہشوں کو قربان کرتے ہوئے کامیاب و کامران ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی روح خدا کے حضور کہہ رہی ہو گی۔ ؎

ہم سے دیوانے کہیں ترکِ وفا کرتے ہیں
جان جائے کہ رہے بات نباہ دیتے ہیں

دعائے مستجاب کا چمکتا ہوا نشان

مکرم عبدالسمیع نون صاحب آف سرگودھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قبولیت دعا کا معجزانہ اور حیرت انگیز واقعہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

’من ہائیم جرمنی میں 2001ء کی ایک صبح نہیں بھولتی جب میں عزیزم ملک نادر حسین کھوکھر کے ہمراہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ ملک نادر حسین کو غنڈوں نے 50 لاکھ روپے تاوان کے لئے جبراً اغوا کیا تھا۔ سات رات اور دن آنکھیں باندھ کر نامعلوم مقام پر انہیں رکھا گیا۔ مجھے اسی رات فون پر اطلاع مل گئی۔ تو اپنی آہ وزاری کے ساتھ سیدنا حضور کا در کھٹکھٹایا۔ جو قیامت کھوکھر غریب پر گزر گئی۔ اس کا احوال بتا بتا کر حضور سے دعائے مضطربانہ کی بار بار درخواست کی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں دو دو بار فیکس بھی دیئے۔ حضور نے بہت کرم فرمایا۔ بہت دعا کی بہت الجھا ہوا مسئلہ آناً فاناً حل ہو گیا۔ یہ حضور کی موروثی صفت تھی۔ وہ کس باپ کا بیٹا تھا اور کس دادے کا پوتا تھا۔ آج یہی ابنائے فارس ہی تو ہیں۔ جو وفا اور محبت اور رحم کے بے پناہ جذبات رکھتے ہیں۔ اور غیروں کے دکھوں دردوں کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ یہ تو پھر بھی اپنا غلام تھا۔ آخر حضور کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ اور خلاف توقع نہ صرف ساتویں دن عزیز موصوف کی رہائی ہوئی اور وہ لوگ 100 ’’معززین‘‘ کا وفد لے کر معذرت خواہی کے لئے آئے اور 50 لاکھ روپیہ وصول شدہ تاوان بھی واپس کر گئے۔ ؎

غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زور دعا دیکھو تو

میں بھی وہاں تھا۔ میں نے اس روز 1200 کے بھرے مجمع میں اپنی جوابی تقریر میں یہ سچ اظہار کیا تھا۔ کہ یہ انوکھا واقعہ سیدنا حضرت آقائے قادیانی کی دعائے مستجاب کا چمکتا ہوا نشان ہے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 29 مئی 2003ء)

دوا یا گیس کے ذریعے پیدا ہونے والی مصنوعی بیہوشی

(Anaesthesia) کے متعلق مفصل معلومات اور وضاحت

مصنوعی بے ہوشی

(Anaesthesia) کیا ہے؟

لفظ ''بیہوشی'' کا مطلب ''احساس سے محرومی'' ہے۔ بیہوشی پیدا کرنے کا عمل، ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے جراحی کے عمل کے دوران درد اور دیگر حساسیت کو روکا جاتا ہے۔

بے ہوشی مختلف طریقوں سے پیدا کی جاسکتی ہے۔ بے ہوشی پیدا کرنے کے تمام طریقے آپ میں بے ہوشی پیدا نہیں کرتے۔ بدن کے مخصوص حصوں میں بھی بے ہوشی پیدا کی جاسکتی ہے۔

بے ہوشی پیدا کرنے کی مختلف اقسام

(1) Local Anaesthesia اس کے ذریعے بدن کے ایک چھوٹے حصے کو سن کیا جاتا ہے۔

(2) General Anaesthesia اس کے ذریعے بدن کے زیادہ حصے سن کئے جاتے ہیں۔

(3) سب سے عام اور مشہور اقسام Spinal Anaesthesia اور epidural Anaesthesia ہیں۔ یہ اقسام بدن کے زیریں حصے مثلاً مثانے کی جراحی یا پھر کولہے/ گھٹنے کے جوڑ کی تبدیلی کیلئے استعمال ہوسکتی ہیں۔

Local یا Regional Anaesthesia کے لئے احساس سے محرومی ضروری نہیں اور ان کے ذریعے بدن کے حصہ سے صرف درد دور ہوتی ہے۔

General Anaesthesia یہ منضبط بیہوشی کی ایک ایسی حالت ہوتی ہے جس کے دوران آپ کو کچھ محسوس نہیں ہوتا اور آپ کو ''بے ہوش'' کہا جا سکتا ہے۔ یہ کچھ جراحیوں کے لئے ضروری ہے۔ اس عمل کے دوران آپ بیدار نہیں ہوں گے اور آپ کو کچھ محسوس نہیں ہوگا۔ بے ہوشی پیدا کرنے کے ذریعے پیدا نہیں ہونے والی بے ہوشی، کسی مرض، زخم کے باعث پیدا ہونے والے بے ہوشی سے مختلف ہوتی ہے اور یہ نیند سے بھی مختلف ہوتی ہے۔ جب بے ہوشی پیدا کرنے والی ادویات کا اثر ختم ہوتا ہے، آپ ہوش کی حالت میں واپس لوٹ آتے ہیں۔

بے ہوشی کی مشترکہ اقسام

بے ہوش کرنے والی ادویات اور طریقے اکثر مشترکہ ہوتے ہیں مثلاً

☆ جراحی کے بعد درد میں افاقہ کیلئے Regional Anaesthesia کے علاوہ General Anaethesia بھی دیا جاسکتا ہے۔

☆Regional Anaesthesia کے ساتھ مسکن دوا بھی دی جاسکتی ہے۔

Regional Anaesthesia یا Local Anaestheisa کے ذریعے آپ کو درد کا احساس نہیں ہوتا، نیز مسکن دوا کے ذریعے آپ جراحی کے دوران غنودگی اور آرام محسوس کرتے ہیں۔

مسکن دوا کے ذریعے آرام وسکون

''نیند کے مانند حالت'' پیدا کرنے کیلئے مسکن دوا کے ذریعے آرام وسکون کیلئے بے ہوشی پیدا کرنے والی ادویات یا اسی طرح کی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ جراحی کے دوران اس کے ذریعے آپ کو جسمانی اور ذہنی طور پر آرام وسکون کی حالت میں لاتے ہیں جو ناخوشگوار یا تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مسکن دوا کے ذریعے آرام وسکون کے دوران آپ کو جراحی کے متعلق ممکنہ طور پر کچھ یاد رہ سکتا ہے اور یاد نہیں بھی رہ سکتا۔

مصنوعی بے ہوشی پہلے آپ کی صحت کا جائزہ

بے ہوش کرنے سے پہلے عمومی صحت کے متعلق معلوم کرنا چاہیئے۔ جراحی سے قبل بے ہوشی پیدا کرنے کے ضمن میں صحت کا جائزہ لینے کے حوالے سے آپ سے سوالات پوچھے جائیں گے۔ اس لئے اپنے طبی کوائف (اگر کسی دوسرے ہسپتال سے آپ نے طبی معائنہ کرایا ہو) بھی ساتھ لائیں جس میں یہ بھی درج ہو کہ اس وقت آپ کون سی ادویہ استعمال کررہے ہیں۔ یہ امر نہایت اہم ہے کہ اپنے طبی کوائف کو اپنے ساتھ لائیں تاکہ آپ کا معالج ان کا معائنہ کرسکے۔ یہ ایک بہتر موقع ہے کہ آپ میں بے ہوشی پیدا کرنے کے ضمن میں ممکنہ منصوبوں کے متعلق آپ کے مخلد (بے ہوشی پیدا کرنے کا ماہر) سے گفتگو کی جائے۔ آپ کو جراحی سے قبل ادویات کے مستقل استعمال یا ان کے عدم استعمال اور خوراک نہ استعمال کرنے کے متعلق ہدایات دی جائیں گی۔ ضروری ہے کہ آپ ان ہدایات کی پابندی کریں۔ کسی فروگذاشت کی صورت میں براہ کرم اپنے مخلد (بے ہوشی پیدا کرنے کا ماہر) کو مطلع کریں۔

بے ہوشی پیدا کرنے کے عمل کا انحصار مندرجہ ذیل امور پر ہے۔

☆ آپ کی جراحی

☆ آپ کی جسمانی حالت

☆ بے ہوشی پیدا کرنے کے ضمن میں آپ کی ترجیحات اور وجوہ

General Anaesthetic

General Anaesthesia کا آغاز تمام حفاظتی تدابیر کا جائزہ لینے اور اختیار کرلینے کے بعد اس طریقے کے ذریعے بے ہوشی پیدا کی جاتی ہے۔ General Anaesthesia کا آغاز کرنے کے دو طریقے ہیں۔

چھوٹی نلکی، پچکاری کے ذریعے بے ہوشی پیدا کرنے والی ادویہ دی جاسکتی ہیں۔

آپ کے چہرے کے قریب پڑے ماسک کے ذریعے آپ بے ہوشی پیدا کرنے والی گیسوں اور آکسیجن کے ذریعے سانس لے سکتے ہیں۔ یہ عمل نہایت تیزی سے واقع ہوتا ہے اور آپ ایک منٹ کے اندر ہی بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس طرح لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ تیر رہے ہیں یا ان کا سر خالی ہے۔ بے ہوش ہونے کے بعد آپ کا مخلد آپ کا جائزہ لیتا رہے گا اور آپ کو بے ہوش رکھے گا۔

General Anaesthesia کے بعد اکثر لوگ اپنی ہوش میں واپس آجاتے ہیں۔ متعلقہ عملہ ہر وقت آپ کے پاس رہے گا اور آپ کا جائزہ لیتا رہے گا۔ اس ضمن میں آپ کو درد دور کرنے والی ادویہ، آکسیجن اور متلی یا قے کے علاج کے لئے ادویات دی جاسکتی ہیں۔

جب آپ بے ہوشی کے بعد نہایت محفوظ انداز میں اپنے ہوش میں واپس لوٹ آتے ہیں۔ پھر آرام وسکون اور آپ کے جائزے کے بعد آپ وارڈ میں چلے جائیں گے۔

Regional Anaesthesia

عام طور پر General Anaesthesia ہمیشہ ہی ضروری نہیں ہوتا یا اسے ہمیشہ ہی تجویز نہیں کیا جاتا۔ آپ کے بدن کے نصف زیریں حصے پر جراحی کے لئے Spinals یا Epidural (The Most Common Regional) استعمال کئے جاتے ہیں۔ Anaesthesia کے ذریعے ان عصبوں میں دوا کی تھوڑی مقدار داخل کی جاتی ہے جو بدن کے حصے کو فراہم کرتی ہے۔ اس کے ذریعے عصبوں کی طرف سے درد کے آنے والی علامات رک جاتی ہیں تاکہ بدن کا وہ حصہ درد محسوس نہ کرسکے۔

Regional Anaesthesia کا آغاز اس قسم کی بے ہوشی پیدا کرنے کے لئے آپ کا مخلد آپ کی حالت متعین کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ بے ہوشی پیدا کرنے کے ضمن میں ٹیکے سے تکلیف نہ ہونے میں مدد دینے کے لئے کچھ Local Anaesthesia دیا جاسکتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ بے ہوشی پیدا کرنے کے عمل کے دوران آپ حرکت نہ کریں۔ جب بے ہوشی کا عمل واقع ہوتا ہے تو پھر خود میں ایک گرم گدگدی کی کیفیت محسوس کرسکتے ہیں۔ آپ کی جراحی اس صورت میں ہوگی جب آپ کے مخلد (بے ہوشی پیدا کرنے کا ماہر) کو یقین ہوجائے گا کہ بدن کا متعلقہ حصہ سن ہو چکا ہے۔ جب Local یا Regional بے ہوشی طاری ہونی شروع ہو جائے تو آپ کی بے ہوشی اس منصوبے کے مطابق جاری رہے گی جس سے آپ نے اتفاق کیا تھا۔

Local یا Regional بے ہوشی کے بعد

جراحی کے بعد آپ کو پیشاب خارج کرنے میں مشکل پیش آسکتی ہے۔ پیشاب خارج کرنے کے لئے ایک پتلی نرم نلکی (Catheter) عارضی طور پر آپ کے مثانے میں داخل کی جاسکتی ہے۔ اس بات کا کافی حد تک امکان Spinal یا Epidural بے ہوشی کے بعد ہوتا ہے۔ بے ہوشی کے اثرات ختم ہونے کے بعد مریض اپنے ہوش میں واپس آجائے گا۔

آپ کے بدن کے جس حصے کو سن کیا گیا تھا، اسے معمول پر آنے کے لئے کچھ گھنٹے درکار ہوں گے۔ بے ہوشی پیدا کرنے والے ٹیکے کی قسم کے لحاظ سے ہوش میں واپس آنے کے لئے 18 گھنٹے درکار ہوسکتے ہیں۔

اس دوران نرس اس امر کو یقینی بنائے گی کہ سن ہوا حصے کو زخم اور چوٹ سے محفوظ رکھا جائے۔

جراحی کے بعد درد دور کرنے والی ادویات دینے کے طریقے

جراحی کے بعد صحت کی جلد بحالی اور کسی نقصان سے محفوظ رہنے کی خاطر ایک اچھی دافع درد دوا نہایت ہی اہم ہے۔ جراحی سے قبل آپ کا مخلد (بے ہوشی پیدا کرنے کا ماہر) آپ کے ساتھ درد دور کرنے کے مختلف طریقوں کے متعلق بات چیت کرے گا۔

نگلنے کے لئے گولیاں یا مائعات

یہ گولیاں اور مائعات ہر قسم کی درد کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کی اثر پذیری کیلئے کم از کم 30 منٹ درکار ہیں اور انہیں باقاعدگی سے استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر آپ چاہتے ہیں یہ ادویات درست طور پر کام کریں تو آپ کو چاہیئے کہ کھائیں پئیں اور خود کو بیمار محسوس نہ کریں۔

ٹیکے

بوقت ضرورت، پچکاری کے ذریعے آپ کی رگ میں دوا داخل کی جاسکتی ہے۔

Patient- Controlled Analegesia(PCA) یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے تحت ایک مخصوص پمپ کے استعمال کے ذریعے دوا مریض کو دی جاتی ہے۔

☆............☆............☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ سیرۃ النبیؐ

۞ مکرم حفیظ احمد طاہر صاحب قائمقام امیر ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میر پور خاص کو مورخہ 31جولائی 2016ء کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم سجیل احمد گوندل صاحب، مکرم سعد بن رفیق صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ 137احباب نے شرکت کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

تقریب آمین

۞ مکرم اعجاز احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرمد داؤد مہار واقف نو ابن مکرم داؤد احمد مہار صاحب نے بعمر 7سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ عمرانہ داؤد صاحبہ اور مکرمہ صریرہ فضل صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد بھنڈر صاحب کو ملی۔ مورخہ 12/اگست 2016ء کو بیت الذکر چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم فضل احمد بھنڈر صاحب معلم سلسلہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چوک داتہ زید کا نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم رانا ریاض احمد نون صاحب زعیم مجلس انصاراللہ بستی جمال والا کھی ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ محترمہ کافی عرصہ سے مختلف بیماریوں کا شکار ہیں۔ بوجہ ضعف وکمزوری چلنے پھرنے سے معذور ہیں ۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اسی طرح میرے خالہ زاد بھائی مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ بوجہ جگر کی تکلیف بیمار ہیں۔ پیٹ میں پانی بھر چکا ہے، شوگر کی تکلیف بھی ہے اور چلنا پھرنا محال ہے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم محمد انیس صاحب جرمنی ابن محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ نعیمہ انیس صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم وقاص احمد صاحب ابن مکرم ریاض احمد صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ مبلغ 10ہزار یورو حق مہر پر مکرم محمد رئیس طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 26/اگست 2016ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں کیا اور محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ دلہن حضرت چوہدری حکم دین صاحب آف دیالگڑھ رفیق حضرت مسیح موعود اور دلہا حضرت چوہدری جہاں خان صاحب آف اونچا مانگٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم مظہر احمد صاحب ولد مکرم غلام قادر صاحب طاہر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 8۔اگست 2016ء کو بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔ بچے کا نام آذان میرب تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری رحمت علی صاحب آف چک نمبر 5 رتیاں ضلع ننکانہ صاحب کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عمر والا، نیک، صالح اور ماں باپ کا فرمانبردار بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم منور احمد صاحب کارکن طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ خولہ ابرار صاحبہ اہلیہ مکرم ابرار احمد صاحب تلونڈی موسیٰ خان ٹائیفائیڈ اور ملیریا کے عارضہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھگڑھی دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم منور احمد خاں صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ بعمر 70سال مورخہ 27/اگست 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 29/اگست کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں کثیر احباب نے شرکت کی۔ 1964ء میں مکرم منور احمد صاحب نے ملازمت کا آغاز تعلیم الاسلام کالج لائبریری سے کیا۔ بعد میں دفتر مال میں کام کیا۔ 50سال دفتر وصیت میں خدمات سر انجام دیں۔ ہر دلعزیز کارکن تھے۔ جس وقت کسی کو موصی کے حساب کرانے کی ضرورت پڑتی۔ آپ فوراً ساتھ چل پڑتے تاکہ تدفین میں کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ پسماندگان میں تین بھائی خاکسار، مکرم مبارک احمد خاں کینیڈا، مکرم مظفر احمد خاں صاحب جرمنی، ایک بہن مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالشکور جاوید صاحب دارالرحمت شرقی بشیر، چار بیٹیاں، دو بیٹے مکرم مصور احمد خاں صاحب کینیڈا، مکرم مدبر احمد خاں صاحب لندن سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کررہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کوئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔

پس آیئے ! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات میں حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448

0092 47 6212 473

موبائل نمبر: 0333 6706649

Email: info@nazarattaleem.org

Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

پتہ درکار ہے

۞ مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم عبدالعظیم صاحب وصیت نمبر 87927 نے مورخہ 26۔اکتوبر 2008ء کو مصطفیٰ فارم ذکی میڈیکل سٹور کنزی پاک سے وصیت کی تھی۔ سال 10-2009 سے موصوف کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

۞ مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد خان باجوہ صاحب اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب وصیت نمبر 91353 نے مورخہ 3 جون 2009ء کو بعمر 60 سال چک نمبر 325 ج ب دولم ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصوفہ کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصوفہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تاریخ عالم 3 ستمبر

☆1904ء: آج کے دن حضرت اقدس مسیح موعود لاہور میں مقیم تھے۔صبح ساڑھے سات بجے آپ کا ایک لیکچر بعنوان ''اس ملک کے موجودہ مذاہب اور (دین)'' ہوا۔ یہ لیکچر عقب داتا دربار منڈوہ میلارام میں ہوا۔ یہ مضمون حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی موجودگی میں پڑھ کر سنایا۔ لیکچر کے اختتام پر حضرت اقدس نے بھی مختصر خطاب فرمایا۔

☆ آج مشرق وسطی کے اہم اور امیر ترین ملک قطر میں آزادی کا دن منایا جارہا ہے۔ جو 1971ء میں برطانیہ سے ملی تھی۔

☆301ء: آج کے دن تک قائم دنیا کی قدیم ترین جمہوریت ''سان مارینو'' کی بنیاد رکھی گئی، اور غالباً یہی دنیا کی مختصر ترین قوم ہے۔ یورپ میں اٹلی کے قریب واقع اس ملک کا کل رقبہ 61 کلومیٹر اور آبادی 32 ہزار کے لگ بھگ ہے۔

☆1875ء: آج کے دن ارجنٹائن میں پہلی دفعہ باقاعدہ طور پر پولو کا کھیل کھیلا گیا جبکہ اس کھیل کے موجد برطانوی گلہ بان تھے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

وردہ فیبرکس
عیدکلیکشن لان Replica 1750/-
لیلن Replica 1850/-
نیا موسم۔ نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

ٹاپ مین گارمنٹس (جینٹس)
عید کے موقع پر تمام ورائٹی پر 10% ڈسکاؤنٹ
اب نئی منفرد اور برانڈ ورائٹی کے ساتھ
نزد جے ایس بینک گولبازار ربوہ
03336707187

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

7 ستمبر 2016ء

12:30 am	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	The Bigger Picture
2:25 am	آسٹریلین سروس
3:00 am	فیتھ میٹرز
3:50 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	حج اور اس کے مسائل
6:40 am	طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ایک نشست
7:45 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
8:15 am	سٹوری ٹائم
8:30 am	فوڈ فار تھاٹ
9:00 am	نور مصطفویؐ
9:20 am	آسٹریلین سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب 3 ستمبر 2016ء
1:05 pm	The Bigger Picture
2:00 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ 2۔ستمبر 2016ء (سواحلی ترجمہ)
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 27۔اگست 2010ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:10 pm	حج اور اس کے مناسک
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب

8 ستمبر 2016ء

12:30 am	فرنچ سروس
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	کڈز ٹائم
2:35 am	حج اور اس کے مناسک
3:00 am	خطبہ جمعہ 27۔اگست 2010ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:10 am	الترتیل
6:40 am	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب
7:45 am	دینی وفقہی مسائل
8:20 am	حضرت مصلح موعود کے اسفار
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:45 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	ہیومینیٹی فرسٹ کانفرنس 24 جنوری 2015ء
1:00 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
4:20 pm	قرآن سب سے اچھا
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس
5:40 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	Beacon of Truth
7:00 pm	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء
8:05 pm	حج اور اس کے مسائل
8:50 pm	Persian Service
9:20 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	ہیومینیٹی فرسٹ کانفرنس

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 3 ستمبر

طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:33
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 ستمبر 2016ء

8:20 am	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست کارروائی
3:00 pm	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست
7:00 pm	حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی براہ راست

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
18 ستمبر سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com